یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث [illegible] نکلتا ہے

L. 4. 352.

اہلحدیث

اخبار ... امرتسر

جلد ۵ نمبر ۳۸

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہلحدیث کی خصوصا دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کو مضبوط [illegible] کرنا ✦

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہئے ✦

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✦

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج کئے جاتے ہیں مگر ناپسند واپس نہیں کئے جاتے ✦

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ... عہ

والیان ریاست سے ... عہ

روساء و جاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... [illegible]

ششماہی ... [illegible]

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث ہونی چاہئے ✦

امرتسر مورخہ ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

خاتمہ مذاکرہ علمیہ متعلقہ مسئلہ اقتداء

مسئلہ امامت و اقتداء کے متعلق جو مباحثہ ہوتا رہا ناظرین فریقین کے دلائل اور وجوہات سن چکے ہیں زیادہ کہنے سننے کی حاجت نہیں۔ آجتک جتنے مضامین آئے سب کے سب درج کئے گئے لیکن بعض احباب نے جو سوال یا نہ رنگ میں محض سوالات ہی سے کام لیا ان کے درج کرنے سے کوئی فائدہ نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ ان سے اصل غرض حاصل ہونے کی توقع نہیں بلکہ خواہ مخواہ میں نزاع پیدا ہوتی ہے یا ہونے کا احتمال ہے۔ ہاں اگر وہ حضرات اصل مسئلہ پر مضمون مدلل لکھکر بھیجتے جیسا کہ اُنکا جواب دیا گیا تھا تو بخوشی درج کیا جاتا جس سے ناظرین اخبار کو بھی کچھ لطف حاصل ہوتا اسی طرح بعض نامہ نگاروں نے بعض حضرات مخالف رائے پر سختی سے رد کی ہے ایسے مضامین کے درج ہونے سے بھی بجائے تصفیہ مسائل کے نزاع میں ترقی ہوتی ہے اسلئے وہ بھی درج نہیں ہوئے۔

نتیجہ۔ تمام مذاکرہ کا کیا ہوا؟ کم از کم یہ کہ اس مسئلہ میں یہ خاکسار ہی اکیلا اور متفرد نہیں پایا گیا کیونکہ علماء فحول بھی اسکو مؤید اور صحیح ہیں ؎

تنہا من دریں میخانہ مستم ✦ جنید و شبلی و عطار شد مست

دلائل پر نظر کیجائے تو ہماری مخالف رائے حضرات نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں امید ہے کہ اس مذاکرہ کے بعد جو صاحب جس طرف رائے قائم کرینگے علے وجہ البصیرت کرینگے۔ مجھے اس سے خوش ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میری ہی خیال کو صحیح سمجھیں نہ اس سے رنج ہونا چاہئے کہ کوئی صاحب میرے خلاف پر مُصر ہیں کیونکہ سلف صالحین کے درمیان مسائل اختلافیہ میں یہی اصول تھا کہ اپنی سُنا دی دوسرے کی سُن لی۔ بعد بیان وجوہات نہ رنج ہوتا تھا نہ ملال۔ آجکل کے تنگ ظرف لوگ جو بات بات پر تنگ مزاجی اور کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہیں پھر لطف یہ کہ اتباع سلف کے مدعی بھی ہیں۔ خدا معلوم انکا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے ؎ عارف کہ بدنجد تنگ آب بستہ شود۔

بہرحال اب میں اس مجلس سے بخیر و عافیت رخصت ہونا چاہتا ہوں۔ مگر قبل از رخصت ایک قابل غور نتیجہ جو اس مذاکرہ سے مجھکو حاصل ہوا ہے۔ وہ بھی

یادگار مرزا یعنے مُرقع قادیانی کا خاص نمبر جسمیں مرزا قادیانی کی مشہور و معروف اور مایہ ناز پیشگوئیوں کی قلعی کھولی گئی ہے ۳ کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیجیے

ناظرین کو سنا دوں۔

مطبوع

نتیجہ ثانیہ:۔ مجھکو یہ معلوم ہوا ہے کہ شاید اکثر، ابھی تک اس حد ترقی پر نہیں پہونچے تبادلۂ خیالات کر سکیں بلکہ اپنے برخلاف کو

مجھو اُن علماء کبار سے سخت افسوس ہے جنہوں نے اس مطالعہ سے شکایتی خطوط تو دہرا دوہرا کر بکثرت لکھتے رہے مگر یہ داستان بھر میں تقاضا پر تقاضا کرنے پر بھی میرے مسئلہ پر مدلل مضمون نہ بھیجا۔ حالانکہ ان سے خطوط کا کوئی اثر نہ تھا۔ اگر بھیجتے تو مسنون کہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ خدا معلوم کس نیت سے ایسا کیا۔ فیر فعل امرء ما نوی۔

آخری نتیجہ:۔ میرے ایک نہایت ہی عزیز دوست نے مخالفانہ مضمون لکھ دینے سے تو انکار کیا مگر مجھے چند صفحوں کی طرف توجہ دلائی جنکی سرد فقرہ حدیث ہوتی ہے یعنی یہ کہ ہے کہ ایک شخص نے جماعت کراتے وقت قبلہ کی طرف تھوکا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امامت سے الگ ہونیکا حکم فرمایا۔

امام شوکانی نے مسئلہ امامت پر بسیط بحث کرنے اور فریق مخالف کے جوابات دینے کے بعد کہا ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے ایک حدیث باقی ہے جسکو مخالفوں نے دلیل میں نہیں لکھا مگر ہم خود لکھتے ہیں چنانچہ اسی حدیث کو لکھا ہے اسکے بعد جواب دیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث سے ایسے لوگوں کی اقتداء کی عدم صحت ثابت نہیں ہوتی۔ غایت ما فی الباب کچھ ثابت ہوتا ہے تو کراہت ثابت ہوتی ہے جس میں اختلاف نہیں۔ امام شوکانی کی تقریر بھی اسی طرف مشعر ہے کہ حدیث مذکور صحت اقتداء کے مخالف نہیں۔ مگر میں تو اس حدیث کو بالکل ہی اپنے خلاف نہیں سمجھتا کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ جو امام مرزائی وغیرہ ہو جائے انکو امامت سے ہٹا دیا جاوے جو اس حدیث کا مضمون ہے لیکن جس جگہ ہٹا دینا ہماری قدرت میں نہ ہو اور وہ جماعت کراتا ہو تو اس کے ساتھ ملجانے میں نماز ادا ہو جائیگی۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

تمّت بالخیر

اطلاع

آئندہ ہفتہ حسب خواہش بعض خریداران اخبار ایک آدھ ضمیمہ جاری ہوگا جو نہایت مفید اور دیکھنے قابل تصنیف ہے۔

حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی نسبت چند سوال

ہر چند یہ سوال ایسے ہیں کہ انکو دیکھنے سے ہنسی اور افسوس دونوں دامنگیر ہیں کہ آجکل مسلمانوں نے اسلام اور اہل سنت نے سنت کو کیا سمجھ رکھا ہے مگر چونکہ ہمارے حنفی بھائی خصوصاً پنجاب میں علی پوری پارٹی نے اہل سنت بلکہ اسلام کے دائرے کو ایسا تنگ کر رکھا ہے کہ بجز اپنے معتقدین اور مریدین کے شاید ہی کوئی انکی نظر میں اہلسنت ہو۔ ہمارا اپنا مسلک تو یہ ہے کہ یہ سب الفاظ اصطلاحی ہیں بجز "مسلمان" کے کوئی منصوصی لقب نہیں۔ ہاں اگر ہر ایک گروہ اپنے مخالف کو اہلسنت سے خارج کرنے کے لئے اہلسنت کی ایسی بے جوڑ تعریف گھڑ لیتا ہے جس سے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب ہوتا سمجھتا ہے تعجب ہے کہ باوجودیکہ اہل سنت کا ہر ایک فرقہ اپنے آپ ہی کو اہلسنت جانتا ہے اور اپنے مخالف رائے کو جھٹ سے اہل سنت سے خارج کر دیتا ہے تاہم آجتک ہیں لقب (اہل سنت) کی جامع مانع تعریف ہماری نظر سے نہیں گذری۔ گذشتہ ایام میں اہل فقہ کے لائق اڈیٹر نے علماء گنگوہ۔ دیوبند وغیرہ کو اہلسنت اور حنفیت سے خارج کر دیا تھا تو اہلحدیث میں سوال ہوا تھا کہ اہل سنت و حنفی کی تعریف کیا ہے۔ جسکا جواب قابل اڈیٹر نے آجتک نہ دیا۔ دیتے بھی کیا اور کیسے!

ہمارے خیال میں۔ ہماری ہی نہیں کل اہل علم کے علم میں کسی نوع سے خارج یا اس میں داخل کرنے کے لئے اس نوع کی جامع مانع تعریف ضروری ہے مگر ہم دیکھتے ہیں اور اسے دیکھنے پر جو حسرت اور افسوس ہمکو لاحق ہوتا ہے اس کے اظہار کیلئے ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ آجکل کے بڑے بڑے فضلاء اور مفتی صاحبان اپنے مخالف الرائے کو اپنی جماعت سے جھٹ خارج کرنیکا فتویٰ دیتے ہیں۔ فتویٰ نویسی پر ہو قت اظہار افسوس نہیں بلکہ اسوقت اس افسوس کا اظہار ہے کہ یہی فضلاء ہم باوجود اہل علم یا مدعی علم ہونے کے یہ نہیں کر سکتے کہ اپنے مخالف رائے کو جس نوع یا صنف سے خارج کرتے ہیں سب سے پہلے اس نوع یا صنف کی جامع مانع تعریف بھی تو کریں۔

خیر چونکہ آجکل عام طور پر اندھیرنگری ہے جس میں علی پوری پارٹی سب سے مقدم ہے اسلئے امید ہے کہ اس قسم کے اعتراضات سے انہیں بھی قدر عافیت معلوم

ahmadimuslim.de

ہوگی اور انکو رویہ میں تبدیلی کرینگے یا کرنے کی طرف متوجہ ہونگے۔ بہرحال وہ سوالات یہیں … اڈیٹر

حافظ ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ و اڈیٹر اہلفقہ سے چند سوال

مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب کا کنور اور بنگلور میں چند عقاید کا خلاف اہلسنت جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفا وقوع میں آنا اور مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش قادری الحنفی المعروف بہ پیر بخشواد کا آپکو مباحثہ کیلئے چیلنج دینا اور آپکا گریز اختیار کرنا۔

جناب مولوی ظفر علی صاحب اڈیٹر انوار الصوفیہ السلام علیکم۔ آپکا مضمون بعنوان ذکر مبارک مندرجہ انوار الصوفیہ مطبوعہ … کم سے نظر سے گذرا جسمیں آپنے جماعت علی شاہ صاحب کے بنگلور اور میسور کے واقعات کا ذکر کرتے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔

جناب من! جماعت علی شاہ صاحب کو جو کچھ کامیابی بنگلور اور میسور میں حاصل ہوئی اظہر من الشمس ہے اور اخبار اہلحدیث۔ روزنامہ پیسہ اخبار۔ برق سخن بنگلور کے کالم بھی کچھ اس سے خالی نہیں۔ پھر نہیں معلوم کہ آپ کیوں اصل معاملہ پر پردہ ڈال رہے ہیں اور تصویر کا ایک رخ پیش کرکے دوسرے رخ کو چھپا رہے ہیں۔ بہتر تھا کہ دوسرا رخ بھی آشکارا کیا جاتا اور اصل معاملہ کو پبلک کے روبرو پیش کیا جاتا تاکہ پبلک خود انصاف کرے کہ بنگلور میں جماعت علی شاہ صاحب کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔

مناسب ہے کہ اس معاملہ پر کافی روشنی ڈالی جاوے اور اصل واقعات کو پبلک کے روبرو پیش کرکے التجا کیجائے کہ سچ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر فی الحال چند سوالات آپکے پیش کئے جاتے ہیں مہربانی فرما کر جواب اہل فقہ یا اہل حدیث میں شائع کردیں۔ انشاء اللہ جوابات شائع ہونے پر اس معاملہ پر کافی روشنی ڈال جائیگی۔

سوالات

(۱) مولوی جماعت علی شاہ صاحب سے کنور و نیلگری میں خلاف عقائد اہل سنت و جماعت مندرجہ ذیل ۲ دفعات وقوع میں آئے یا نہیں؟

(۱) نیلگری میں خطبہ جمعہ کو پہلی سیڑھی پر کھڑے ہوکر پڑھا یا نہیں؟

(۲) خطبہ ثانی جمعہ میں صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی ثنا و صفت بیان کی یا نہیں؟

(۲) غیر شاہ صاحب سے نیلگری میں مندرجہ ذیل ۵ دفعات خلاف عقائد اہلسنت و جماعت و مخالف طریقہ حضرات عرفا وقوع میں آئے یا نہیں؟ اور اس کی اطلاع انکے پیرو مرشد جماعت علی شاہ صاحب کو نیلگری میں دی گئی یا نہیں؟

(۱) مجلس میلاد شریف میں قیام کیا یا نہیں؟ (رتب قو بھی نجدی ہیں۔ اڈیٹر)

تو قطع نظر اس کے … غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں باوجود دعوت زیارت ہونے کے نہ آئے تو وجہ کیا تھی؟ (رتب قو بھی … ہیں۔ اڈیٹر)

بھی تمام غیوب پر اطلاع … کو بروز جمعہ تخمیناً ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے روبرو افتتاح

نبد منما فیما سبق … دیا کیا یا نہیں؟

غیب کی کرے …

(۴) غوث الاعظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی سے پر حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کو … فضیلت دی یا نہیں؟

(۵) طریقہ عالیہ قادریہ پر طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بخوبی وثوق سے بیان کی یا نہیں؟

(۳) مولوی جماعت علی شاہ صاحب وغیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا دفعات کے وقوع میں آنے کی تصدیق میں مسلمانان نیلگری و کنور نے محضرنامہ شائع کیا تھا یا نہیں؟

(۴) اگر مولوی جماعت علی شاہ صاحب وغیر شاہ صاحب سے مندرجہ بالا دفعات عمل میں نہ آئے ہوں تو پھر کیا وجہ ہے کہ نیلگری و کنور کے مسلمانوں نے اپنا محضر شائع کیا

(۵) آیا اس محضر کے روبرو جو بنام (مولوی جماعت علی شاہ صاحب اور غیر شاہ صاحب کی جہالت اور اسپر نیلگری اور کنور کے مسلمانوں کی شہادت) شائع ہوا تھا جسمیں قریباً نیلگری و کنور کے معزز مسلمانوں کے دستخط ہیں۔ مولوی جماعت علی شاہ صاحب وغیر شاہ صاحب کا انکار قابل قبول ہوسکتا ہے؟

(۶) بنگلور۔ نیلگری میسور کے مسلمانوں نے بذریعہ اشتہارات شاہ صاحب سے جواب طلب کیا یا نہیں اور شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

(۷) نیلگری کنور اور بنگلور کے مسلمانوں نے شاہ صاحب کے مقابلہ پر حضرت فیضدرجت مخدوم سجادۂ شریعت و طریقت مولانا مولوی سید حیدر شاہ صاحب سیاہ پوش قادری الحنفی کو مدعو کیا تھا یا نہیں؟

(۸) مولانا حیدر شاہ صاحب نے مندرجہ بالا عقائد کے اثبات میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرماکر شاہ صاحب کی خدمت میں ارسال کئے یا نہیں؟ (صمصام قادریہ۔ سیل سیوف قادریہ۔ چہار مسئلوں کی تحقیق) آیا شاہ صاحب نے ان رسائل کو تسلیم کرکے مولانا موصوف کو اطلاع دی؟

(۹) شاہ صاحب میسور سے بنگلور تشریف لانے پر بنگلور سٹی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر قریباً چھ سو لوگوں کے روبرو بذریعہ انہی وکلاکے رقعہ روانہ فرماکر مباحثہ کیلئے مدعو کیا یا نہیں اور اس رقعہ کا جواب شاہ صاحب نے کیا دیا؟

(۱۰) پھر دوبارہ ۱۸ جنوری ۱۹۳۶ء کو ایک بڑے پیمانہ کے کارڈ پر ایک خط بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا جسمیں دوبارہ آپکو مباحثہ فرماکر نزاع بین المسلمین کو دور کرنے کی دعوت دی گئی تھی یا نہیں؟ شاہ صاحب نے اسکا کیا جواب دیا؟

(۱۱) مندرجہ بالا دونوں خطوں کے جواب نہ آنے پر ۲ فروری ۱۹۳۶ء کو ایک پرچہ بعنوان اتمام حجت شائع کیا گیا تھا یا نہیں [illegible]

ahmadimuslim.de

آتش کشتن و اخگر گذاشتن نیست

گزشتہ سے

اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے وما یفعل بی ولا بکم فی الدارین اذ لا علم لی بالغیب انتہٰی یعنی مجھکو چونکہ علم غیب نہیں ہے ... اور تمہارا حال کہ دنیا و آخرت میں کیا ہوگا تفصیل نہیں جانتا ہوں اسی آیت کے موافق آنحضور ایک حدیث میں بھی ارشاد فرماتے ہیں عن ام العلاء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوٰۃ یعنی آنحضور فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھسے اور تم سے علامہ تورپشتی شرح مصابیح میں فرماتے ہیں لا یجوز حمل ھذا الحدیث وما ورد فی معناہ علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مترددا فی عاقبۃ امرہ غیر متیقن بما لہ عند اللہ من الحسنی لما ورد عنہ من الاحادیث الصحاح التی ینقطع العذر دونھا بخلاف ذلک والی یحمل علی ذلک وھو المخبر عن اللہ تعالی انہ یبلغ المقام المحمود وان اکرم الخلائق علی اللہ تعالی وانہ اول شافع واول مشفع الی غیر ذلک من الاحادیث الواردۃ فی علو الاجتباء وفیصل ذلک علی انہ نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس یطلع علی المکنون من امرہ وامر غیرہ وقد کان ھذا القول منہ حین قالت امرءۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئاً لک الجنۃ انتہٰی یعنی علامہ تورپشتی فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ بالا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جناب سید المرسلین اپنے عاقبت میں متردد تھے اور آپکے لئے جو خوبی وبھلائی وحسن انجام نزدیک اللہ تعالی کے تھا اسپر آپکو یقین نہ تھا بلکہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ آنحضور کو علم غیب نہ تھا اور اپنے اور اپنے غیر کے پوشیدہ امور پر آپ مطلع نہ تھے اور علامہ طیبی فرماتے ہیں فیہ وجوہ احدھا ان ھذا القول منہ حین قالت امرءۃ لعثمان بن مظعون لما توفی ھنیئاً لک الجنۃ زجراً لھا علی سوء الادب بالحکم علی الغیب قلت لا یخفی ان ھذا سبب ورود الحدیث لا مدخل لہ فی ازالۃ الاشکال و ثانیھا ان یکون ھذا منسوخاً بقولہ تعالی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قلت فیہ علی ان النسخ علی تقدیر صحۃ تاخر الناسخ انما یکون فی الاحکام لا فی الاخبار وثالثھا ان یکون للدرایۃ المفصلۃ دون المجملۃ

قلت ھذا ھو الصحیح ورابعھا ان یکون مخصوصاً بالامور الدنیویۃ من غیر نظر الی سبب ورود الحدیث قلت ھذا مندرج فیما قبلہ والحکم بطریق العام ھو الوجہ الاتم والمراد من الامور الدنیویۃ بالنسبۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی الجوع والعطش والشبع والری والمرض والصحۃ والفقر والغنی وکذا حال الامۃ وقیل المعنی اخرج من بلدی ام اقتل کما فعل بالانبیاء من قبل وانتم ترمون بالحجارۃ ام یخسف بکم کالمکذبین من قبلکم والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ وانہ لیس یطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدر لہ ولغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ لا انہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الدالۃ علی خلاف ذلک کذا فی المرقات للعلامۃ علی القاری الحنفی یعنی حدیث واللہ لا ادری کے معنی میں کئی وجوہ ہیں اول وجہ یہ ہے کہ یہ قول آپ کا اسوقت صادر ہوا کہ جب ایک عورت نے عثمان بن مظعون کو کہا جبکہ انکی وفات ہوئی کہ مبارک ہو تجھے جنت اور یہ آنکو جھڑکنے کو فرمایا انکی بے ادبی پر کہ اس نے غیب پر حکم لگایا تھا میں کہتا ہوں کہ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ سبب صدور حدیث کا اسکو کچھ دخل نہیں ہے حدیث کی اشکال دور کرنے میں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے اللہ تعالی کے اس قول سے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر میں کہتا ہوں کہ نسخ جب معلوم ہوجاوے کہ ناسخ بعد ہو منسوخ کے تو بھی احکام میں ہوتا ہے نہ اخبار میں۔ اور تیسری وجہ یہ ہے کہ مراد اس حدیث سے تفصیلی علم کی نفی ہو نہ اجمالی علم کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہی وجہ صحیح ہے اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ مخصوص ہے یہ امور دنیا سے بغیر نظر کرنے طرف سبب ورود حدیث کے میں کہتا ہوں کہ یہ وجہ بھی اگلی وجہ یعنی تیسری میں مندرج ہے اور حکم کرنا بوجہ عام یہی وجہ زیادہ پوری ہے غرض یہ کہ وجہ ثالث یہی عام ہے اور پوری ہے۔ اور مراد امور دنیاوی سے بہ نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک و پیاس اور سیری اور سیرابی اور بیماری و تندرستی و فقر و غنا وغیرہ ہے اور یہی حال ہے امت کا یعنی ان چیزوں سے نہ اپنی حالات کی اطلاع ہے نہ امت کے لوگوں میں سے کسی کی اور بعض لوگوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نکالا جاؤنگا اپنے شہر سے یا قتل کیا جاؤنگا جیسا کہ اگلے نبیوں کے ساتھ کیا گیا اور تم لوگوں پر پتھر برسینگے یا زمین میں دھنس جاؤگے جیسا کہ اگلے جھٹلانے والوں کے ساتھ ہوا اور حاصل مطلب یہ ہے کہ آنحضور ارادہ فرماتے ہیں علم غیب کی نفی کا اپنی ذات مقدس سے۔ اور ارادہ فرماتے ہیں اسکا کہ وہ غیب پر مطلع نہیں اور آپ واقف نہیں اللہ اپنے مقدر

ahmadimuslim.de

پر واقف ہیں کہ تقدیر میں کیا لکھا ہے غور - غیر کی تقدیر پر واقف ہیں اور نہ اپنے پوشیدہ کاموں پر واقف ہیں یا دوسرے غیر کے اور مراد نہیں کہ آنحضور اپنے امر میں نجات کا یقین نہیں رکھتے تھے اس لئے کہ یہ امر تو بہت حدیثوں سے جو خلاف اسکے ہیں ثابت ہو چکا ہے ایسا ہی ملا علی قاری کے مرقات میں ہے - لیجئے اڈیٹر صاحب علامہ طیبی کی تحریر اور ملا علی قاری کی تقریر سے ثابت ہو گیا کہ آں حضرت نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی فرما دی ہے اور آپ اس کے مدعی ہیں تو گویا آپ رسول خدا کو جھٹلاتے ہیں اور انکی بات کو تسلیم نہیں کرتے - کہو رسول کا دشمن کون ٹھیرا!

اڈیٹر الفقیہ اور اس کے ہم وافقین اہل بدعت یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ جب بنص کتاب اللہ بعض غیوب پر باعلام اللہ انبیاء کو علم ہو جاتا ہے تو اب انکو غیب دان کہنے میں کیا نقصان ہے؟ گو یہ شبہ انکا ناشی جہل سے ہے اور قابل جواب نہ تھا مگر عوام کے سمجھنے کے لئے انکا جواب دیا جاتا ہے سنو! علم بعض غیوب کہ باخبار رحمان ہو وہ علم غیب نہیں ہے کیونکہ مراد علم غیب سے یہ ہے کہ بلا واسطہ علامت و اخبار رحمان ہو - تفسیر مدارک تفسیر حنفیہ میں تحت آیت قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ کے لکھا ہے والغیب ھو مالم یقم علیہ دلیل ولا اطلع علیہ مخلوق انتھی اور تفسیر وجیز میں ہے ولا یخفی علی من لہ ادنی فھم ان من اخبرہ اللہ تعالی بشیء من المغیبات لم یصدق علیہ بحال انہ عالم الغیب کیف ھو جاھل الا بما افادہ انتھی یعنی بعض غیوب پر علم ہو جانے سے باعلام اللہ وہ کسی طرح عالم غیب نہیں ہو سکتا ہے اور فتاوی بزازیہ میں ہے واما اعلام اللہ تعالی لبعض عبادہ بالوحی والالھام لم یبق بعد الاعلام غیبا[1] فخرج عن الحصرین المستفادین من تقدیم الظرف والحصر باللہ انتھی یعنی اللہ تعالی کا خبر دینا اپنے نیک بندوں کو بوحی یا بالہام تو وہ خبر بتلانے کے بعد غیب نہیں رہتا پس دونوں حصر جو آیت شریفہ میں واقع ہے تقدیم ظرف اور اللہ سے وہ بدستور باقی رہا - ان تحریروں سے علماء کرام کے معلوم ہوا کہ بعض غیوب جنکی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اطلاع ہوئی وہ غیب نہ رہا - اگر غیب بعد اعلام کے بھی غیب ہی رہے تو پھر سب لوگ غیب دان ہوئے کیونکہ باخبار اللہ تعالی مسلمانوں نے بات باتوں کو علم آخرت و اخبار آئندہ جیسے نزول عیسی و خروج دجال وغیرہ و اخبار ماضیہ سے جس سے قرآن مجید لا مال ہے جان لئے ہیں تو پھر ان سب کو غیب دان کہنا صحیح ہوگا حالانکہ یہ امر بنص کتاب اللہ باطل ہے قال اللہ تعالی قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ اگر کہو کہ غیب دان ہونے کے لئے تمام و کمال غیب کا جاننا ضروری ہے

تو قطع نظر اس کے کہ اسپر کوئی شاہد موجود نہیں ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام غیوب پر مطلع نہ تھے جیسا کہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ اسپر شاہد عدول ہیں دریں نبذ منہا نیما سبق اسی سبب سے آں حضور نے اپنی ذات پاک کی طرف نسبت غیب کی کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ جب لڑکیوں نے بزعم خود جب آں حضور کی یہ تعریف کی کہ ہم میں ایک رسول ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آں حضور نے فرمایا - فلا تقولوا، لا یعلم ما فی غد الا اللہ یعنی یہ بات مجھ کو کل کی بات سوا اللہ کوئی نہیں جانتا - حافظ ابن حجر فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں انما انکر علیھا ما ذکرت من الاطلاق حیث اطلقت علم الغیب وھی صفۃ تختص باللہ تعالی یعنی آنحضور نے ان لڑکیوں پر اس لئے انکار فرمایا کہ انہوں نے علم غیب کی نسبت آں حضور کی طرف کی حالانکہ علم غیب اللہ تعالی کی صفت ہے جو اسکے ساتھ مختص ہے - اور علامہ طیبی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں وانما منع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القائلۃ بقولھا وفینا نبی یعلم ما فی غد لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا لان الغیب لا یعلمہ الا اللہ انتھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو اس کہنے پر کہ ہم میں نبی ایسا ہے جو کل کی بات جانتا ہے اس لئے انکا روک منع فرمایا کہ انہوں نے نسبت علم غیب کی آں حضور کی طرف کی تھی اور غیب سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں انما منع لقولھا وفینا نبی الخ لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب وانما یعلم الرسل من الغیب ما اخبر انتھی اور شیخ عبد الحق دہلوی لمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں قالوا انما منعھن من ذلک کراھۃ ان یسند علم الغیب الیہ مطلقا ولا یعلم الغیب الا اللہ انتھی غیب کے مدعیو! آں حضور کے فرمان کو سنتے ہو کہ آپ جب ان نابالغ لڑکیوں کو رسول کے غیب دان کہنے پر منع فرماتے ہیں تو تم جیسے بالغوں کے لئے کیونکر یہ کہنا جائز و صحیح پسند فرماوینگے اور آں حضور تم سے کیونکر ایسی نافرمانی اور ناروا تعریف پر راضی ہونگے بلکہ بقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی کے مطرود و مبعود فرماوینگے - ملا علی قاری حنفی ایسے گندہ عقیدہ والوں سے جو آں حضور کو تمام غیوب پر مطلع جانتے ہیں بہت شاکی ہیں اور انکو کلمات سخت سے یاد کرتے ہیں چنانچہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں قال وقد جاھر بالکذب بعض من یدعی فی زماننا العلم وھو متشبع بما لم یعط ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلم متی تقوم الساعۃ قیل لہ فقد قال فی حدیث جبریل ما المسئول عنھا باعلم من السائل فحرفہ عن موضعہ وقال معناہ انا وانت نعلم الساعۃ وھذہ

[1] ھذا لیس بعندی (المدیر)

من اعظم الجهل واقبح التحريف والنبي اعلم بالله من ان يقول لمن كان يظنه اعرابياً انا وانت نعلم الساعة الا ان يقول هذا الجاهل انه كان يعرف ان جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم هو الصادق في قوله والذي نفسي بيده ما جاءني في صورة الا عرفته غير هذه الصورة وفي اللفظ الآخر ما شبه على غير هذه المرة وفي اللفظ الآخر ردوا على الاعرابي فذهبوا فالتمسوه فلم يجدوا شيئاً وانما علم النبي صلى الله عليه وسلم انه جبريل بعد مدة كما قال عمر فلبثت مليا فقال عليه السلام يا عمر اتدري من السائل والمحرف يقول علم وقت السؤال انه جبريل ولم يخبر الصحابة بذلك الا بعد مدة ثم قوله في الحديث ما المسئول عنها باعلم من السائل يعم كل سائل ومسئول عن الساعة هذا شانهما ولكن هؤلاء الغلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسول والله تعالى يقول وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ وهذا في براءة وهي من اواخر ما نزل من القرآن هذا والمنافقون جيرانه في المدينة انتهى ومن اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى وقال ومن هذا حديث عقد عايشة لما ارسل في طلبه فاثاروا الجمل اي ومما يؤيده ما تقدم ويبطل قول القائل حديث عايشة فقد ذكره عماد بن كثير في تفسيره وهو من كبار المحدثين قال البخاري حدثنا عبد الله ابن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عايشة قالت خرجنا مع رسول الله عليه السلام في بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او بذات الجيش انقطع عقد لي فاقام رسول الله عليه السلام على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء فاتى الناس الى ابو بكر فقالوا الا تدري ما صنعت عائشة اقامت برسول الله وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع راسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني ابو بكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن باصبعه في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فقام عليه السلام حين اصبح فانزل الله آيت التيمم فقال اسيد بن الحضير ما هي باول بركتكم يا آل ابي بكر قالت فبعثنا البعير

الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته قال ومن هذا القبيل حديث تلقيح الثمر وقال ما ارى لو تركتموه لا يضره شيء فتركوه فجاء شيصا فقال انما علم بدنيا كم رواه مسلم عن عائشة وقد قال تعالى قل لا اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب فقال ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير ولما جرى لام المؤمنين عائشة ما جرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحي من الله تعالى ببراءتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وان غيبها بلا ريب فاستشار الناس في فراقها ودعا بريرة فسألها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفري الله وهو يعلم حالا يقينا انها لم تذنب ولا ريب ان الحامل لهؤلاء على هذا الغلو اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخل الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا على المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة والمقصود ان هؤلاء يصدقون بالاحاديث المكذوبة الصريحة ويحرفون الاحاديث الصحيحة والله ولي دينه فيقيم من يقوم له بحق النصيحة انتهى یعنی ایک شخص نے ہمارے زمانہ میں جو علم کا مدعی ہے حالانکہ اسکو علم سے کچھ بہرہ نہیں ہے یہ جھوٹ دعوے کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے قائم ہونیکا وقت وزمانہ معلوم تھا اُس سے کسی نے کہا کہ حدیث جبرئیل میں ہے کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے تو اُس نے اس کی تحریف کردی اور کہا کہ میں اور تم دونوں جانتے ہیں اور یہ بڑی جہالت اور قبیح تحریف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممکن نہیں ہے کہ ایک شخص کو اعرابی جانکر کہدیں کہ میں اور تو قیامت کو جانتے ہیں شاید وہ جاہل یہ کہدے کہ آں حضور جانتے تھے کہ یہ جبریل ہیں تو اسکو یہ جواب دیا جاویگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس قول میں صادق ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس صورت میں جبرئیل میرے پاس آئے میں نے انکو پہچان لیا سوا اس صورت کے - اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھکو انکی صورت میں کبھی شبہ نہیں ہوا سوائے اس مرتبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ اس اعرابی کو میرے پاس لے آؤ اور لوگ گئے اور ڈھونڈا تو وہ نہیں ملے اور آں حضور نے بعد مدت کے معلوم کیا کہ یہ جبرئیل تھے جیسا کہ حضرت عمر نے کہا کہ میں دیر تک ٹھیرا رہا

پھر فرمایا حضرت نے اے عمر! تو جانتا ہے کہ یہ سوال کرنیوالا کون تھا اور تعریف کرنیوالا کہتا ہے کہ آں حضور سوال کیوقت جانتے تھے کہ یہ جبریل ہیں اور صحابہ کو خبر نہ دی مگر بعد مدت کے پھر یہ قول کہ مسئول عنہا سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے ہر سائل اور مسئول کو شامل ہے پس جو سائل اور مسئول قیامت سے ہوگا یہی انکا حال ہوگا لیکن ان غالیوں کے نزدیک علم اللہ تعالیٰ اور علم رسول دونوں برابر ہیں یعنی جس چیز کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اور بعضے جو گرد تمہارے ہیں منافقوں سے ہیں اور بعض اہل مدینہ میں سے سرکش ہیں اوپر نفاق کے نہیں جانتا تو انکو) یہ آیت سورۃ برأت کی ہے اور سب کے آخر نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں منافق آں حضور کے ہمسایہ تھے انتہیٰ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کے علم کی برابری کا اعتقاد کرے وہ بالاجماع کافر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے کہا اس سے ہے حضرت عائشہ کے ہار کی حدیث جب حضرت نے اسکی تلاش کے لئے بھیجا پس پھیرا یا انہوں نے اونٹ کو یعنی جو پہلے گذرا ہے اسکی تائید کرتی ہے حدیث عائشہ کی اور اس قائل کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں نکلی جب ہم بیدا یا ذات الجیش میں پہونچے میرے گلے کا ہار ٹوٹ پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ڈھونڈنے کے لئے ٹھیرے اور لوگ بھی آپکے ساتھ ٹھیرے رہے نہ پانی پر اترے اور نہ انکے پاس پانی تھا پھر لوگ ابی بکر کے پاس آئے اور کہا کیا تو نہیں دیکھتا جو عائشہ نے کیا ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ٹھیرا رکھا ہے نہ وہ پانی پر ہیں اور نہ انکے پاس پانی ہے پھر ابو بکر میرے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت اپنا سر میرے زانو پر رکھکر سو رہے تھے اور کہا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی حالت میں بند کیا ہے کہ وہ نہ پانی پر اترے ہیں اور نہ کچھ پانی انکے پاس ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھکو ابو بکر نے ڈانٹا اور جو کچھ منہ میں آیا کہا اور میری پسلیوں میں انگلی چبھونے لگے اور مجھکو ہلنے سے یہ بات منع کرتی تھی کہ رسول اللہ کا سر میرے زانو پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اٹھے اور پانی نہ تھا اسوقت اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم کی اتاری کہا اسید بن حضیر نے اے آل ابو بکر کی یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے کہا عائشہ نے

پھر اس اونٹ کو اٹھایا جسپر میں تھی تو ہار اس کے نیچے سے نکلا اور اسی قبیل سے ہے حدیث کھجوروں کے مفتی کرانے کی فرمایا آں حضرت نے میں نہیں جانتا اگر تم اسکو چھوڑ دو تو تم کو کچھ ضرر ہو پھر لوگوں نے چھوڑ دیا اور حال ابتر ہوا فرمایا تم دنیا کی کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول! کہدے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب نہیں جانتا اور اگر غیب جانتا تو میں بہت خیر جمع کرتا اور جب ام المؤمنین عائشہ سے واردات گذری اور اہل افک نے انکی حق میں بہتان کیا آں حضور حقیقت امر کی نہیں جانتے تھے یہانتک کہ انکی براءۃ و پاکی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی اور ان غالیوں کے نزدیک ہے کہ آں حضور یہ حال جانتے تھے اور انکو تغیر کر دیا اور آدمیوں سے انکو فراق کی بابت مشورہ لیا اور ریحانہ کو بلا کر پوچھا حالانکہ خود جانتے تھے اور کہا اگر تو نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر اور خود یقیناً جانتے تھے کہ اس نے گناہ نہیں کیا ہے اور شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کا اعتقاد [illegible] انہوں نے عیسیٰ پر بہت غلو کیا ہے اور انکی شریعت اور دین کے بہت مخالف ہو گئے مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹی حدیثوں کی تصدیق کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کی تحریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کا والی ہے قائم رکھے انکو جو حق نصیحت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے وهذا آخر ما اردناه في هذه الاوراق لازالة شبهة المحرفين المكذبين على الله ورسوله وهو مذهب السلف والخلف وهو الاحكم والاعلم نسأل الله ان يهدينا واخواننا الصراط المستقيم صراط الذين انعم عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وان يجنبنا طريق المنصرفين عن المنهج القويم من المغضوب عليهم والضالين وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين تسليماً كثيراً۔

الراقم العاجز ابو عبداللہ مولا بخش خان بہاری بڑاکری مقیم جالپور

اطلاع:- بریلی کے کسی طالب علم کا ایک مضمون بتائید مجدد بریلوی گالیوں کا بھرا ہوا آیا تھا۔ اوپر کے خط کے ایک اوپر مضمون پر مولوی احمد رضا صاحب مجدد کے دستخط کرا کر بھیجو تو حسب وعدہ درج ہوگا چونکہ دستخط ہو کر نہیں آیا۔ اسلئے وہ تو درج نہیں ہوگا۔ البتہ اخبار کا ایک نمبر ذی الحجہ میں بتائید حضرت بریلوی کچھ لکھا ہے جو اسکا جواب دیا جائیگا انشاء اللہ۔ وہ ملتان میں ۱۵ جلد ۲

قصبہ ملاﺋﻮان مین اسلامیہ جلسہ

فی زمانہ مسلمانون کی جو حالت ہو رہی ہے وہ ناظرین اخبارات سے مخفی نہین۔ مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو یہی نظر آتا ہے کہ سب مسلمان ایک ہی مرض مین مبتلا ہین اور تمام مسلمان ایک ہی بلا مین گرفتار ہین۔ قطع نظر غیر ممالک کے صرف ہندوستان کے ۸ کروڑ مسلمانون کی حالت پر غور کیجئے! ان مین نصف سے زاید تو ایسے ملین گے جو مسایل و عقاید اسلام سے واقفیت تو درکنار صحیح کلمہ بھی نہین پڑھ سکتے ہین۔ حتیٰ کہ نام بھی اسلامی نہین۔ مثال کے لیے نو مسلم راجپوت موجود ہین۔ راجپوتون پر کیا منحصر ہے جن حضرات نے ہندوستان کی سیر و سیاحت کی ہے اُن سے دریافت کیجئے۔ ہر ضلع و قصبہ مین عموماً اور دیہات و مواضعات مین خصوصاً بکثرت ایسے مسلمان آباد ہین جو کلمہ کلام اور اسلام سے قطعاً نا بلد اور ناواقف ہین۔ چونکہ ایسے لوگون پر ہر قسم کا داؤ ذرا بہت جلدی اثر کرتا ہے۔ اس لئے آریہ اپدیشک اور عیسائی مشنری شب و روز ان کے بہکانے اور گمراہ کرنے مین کوشان رہتے ہین۔ آجکل تو ایک عام شور برپا ہو رہا ہے۔ سرزمین ہند پر ایک تلاطم برپا ہو رہا ہے۔ آریہ اخبارات اپنی فتح و جئے کے نعرون سے زمین و آسمان کے قلابے ایک کر رہے ہین۔ الحمد للہ فالحمد للہ کہ مخالفین اسلام کی اس شورا شوری اور بلند آہنگی نے اس وقت قریب قریب ہر ضلع و قصبہ کے مسلمانون مین بھی بیداری و ہوشیاری کے آثار نظر آ رہے ہین۔ ہر طرف سے یہی صدائین اور آوازین آ رہی ہین کہ جاگو اور بیدار ہو اب خواب شیرین کا وقت نہین ہے اٹھو اور کمر بستہ ہو اپنے بھائیون کو چاہ ضلالت سے بچاؤ ورنہ روز محشر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کیا موںھ دکھاؤ گے۔

اس پر زور آواز نے مسلمانون کے قلوب کو ہلا دیا بے خبر سوتے ہوئیون کو آن کی آن مین جگا دیا۔ علما کے کان مین نہین معلوم کیا کہدیا کہ وہ ایک دم سے بستر راحت سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اٹھکر وہ کام کیا جو در حقیقت انکی شایان شان تھا۔ کئی لاکھ نو مسلم راجپوتون کو جو آریہ سماج کے چنگل مین گرفتار ہو چکے تھے۔ اپنی پر اثر تقاریر سے بفضلہ تعالےٰ چاہ ضلالت سے بچا لیا۔ غرضکہ اس آواز اور شورا شوری سے ہر صوبہ کے خاص و عام مین اسلام مین ایک حرکت سی پیدا ہو گئی ہے۔

ہمارے ضلع کے قصبہ ملاﺋﻮان درجہ تحصیل بلگرام مین ایک نہائیت چھوٹا اور اجڑا ہوا بالکل ویران قصبہ ہے جہان تمسا اسلام تو کیا کوئی تاجر دو کاندار بھی صاحب ثروت و امارت نہین ہین، اس آواز نے کھنڈرات مین سر نکالا اگر بعض اہل درد اور غیرت رکھنے والے مسلمانون کو قم باذن اللہ کہکر بیدار کر دیا اور بتلا دیا کہ یہ وقت بیداری کا ہے اٹھو دیکھو دنیا کیا کر رہی ہے۔ یہ وقت غفلت کا نہین ہے بلکہ بقول ایک بزرگ قوم ہمدرد اسلام کے ایسے پر آشوب زمانے مین ہر ایک صاحب زبان اور اہل قلم کا فرض ہے کہ وہ ضرور کچھ نہ کچھ بولے اور کچھ نہ کچھ لکھے۔ مسلمان منبر اج ۱۲ قصبہ ملاﺋﻮان کے پر جوش مسلمانون مین ہمارے سرزدہ دست منشی احمد یار خان صاحب اور منشی شجاعت حسین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہین۔ اگر ناظرین مبالغہ نہ خیال کرین تو مین کہہ سکتا ہون کہ ان حضرات کی رگ رگ مین اسلامی محبت اور ہمدردی موجود ہے۔ انہون نے قصبہ ملاﺋﻮان کے مسلمانون کی حالت ناگفتہ بہ کا اندازہ کر کے محض حسبتہ للہ ایک اسلامیہ جلسہ کی بنیاد ڈالی جسکا پہلا سالانہ اجلاس ۱۶ ۱۷ ۱۸ اپریل سنہ رواں کو بخیر و خوبی نہائیت شان و شوکت اور تزک احتشام سے ختم ہوا ہمارے مکرم و محترم بزرگ حضرت مولانا الفاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری اوام اللہ فیوضہم برکاتہم اور متباحث وقت قادر الکلام جناب مولوی فیض الحسن صاحب کیتھوری مدظلہ العالی رونق افروز جلسہ تھے۔ علامہ امرتسری کی تقریر سے تو زمانہ واقف ہے ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

کسقدر مدلل و مبرہن ہوتی ہے آپ پر شیرین بیانی اور سلاست روانی گویا سونے پر سہاگہ۔ جلسہ مذکور مین مولانا ممدوح کے پانچ وعظ (لیکچر) ہوئے مگر واہ سبحان اللہ سب مولانا کے تبحر علمی کے مظہر و کاشف تھے۔ سامعین محو حیرت تھے کہ یہ کوئی وعظ کہہ رہے ہین یا کتاب سنا رہے ہین۔ وقت وعظ تمام مجلس پر سکتہ کا عالم نظر آتا تھا۔ تمام ہندو مسلمان بلکہ آریہ بھی مولانا کی تقریر پر آفرین کہتے تھے۔ ۱۷ تاریخ کو بوقت شب مولانا نے اثنائے تقریر مین حسب اصول خود تین مرتبہ کلمہ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ پڑھا کر تمام حاضرین

جلسہ سے مجلسِ مناظرہ بولنے پر عہد ہو گیا۔ کلمہ شریف کی آواز سے تمام جلسہ گونج اٹھا تھا ایک عجیب کیفیت نظر آتی تھی۔ ۱۸ تاریخ کو آخری وعظ میں حسب خواہش اراکین جلسہ مسلمانان قصبہ سے باہمی بغض و نفاق دور کرنے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی وغیرہ جائز رسوم میں شریک ہونے اور آپس میں ہمدردی کرنے اور اتفاق و اتحاد بڑھانے پر اس طرح کلمہ پڑھ کر عہد واثق لیا جس پر سب نے اقرار کیا کہ ہم باہمی ہمدردی کو ترقی دینگے ایک دوسرے کے کام کاج میں شریک ہونگے۔ بغض و نفاق کو دور کریں گے وغیرہ۔

ہمارے معزز دوست مولوی فیض الحسن صاحب کے وعظ بھی کوئی معمولی وعظ نہ تھے تمام ضروریات کو شامل نہایت مفید اور مؤثر تھے۔ اہل طائیواں کی خوبی تقدیر سے انکو دونوں واعظ دیکھو ایسا اپنے اپنے طرز میں یکتائے روزگار ملے تھے تمام لیکچروں اور وعظوں کا مقصد اتباع سنت کی تاکید۔ شرک و بدعت کی مذمت اصلاح الرسوم اور دینی و دنیوی ترقی کے وسائل تھا جسکو واعظین نے کما حقہ ادا کیا۔ ایک بات قابل ذکر اس جلسہ کی یہ ہے کہ یہاں بانیان جلسہ نے آریہ سماج کو [illegible] [illegible] مباحثہ کا وقت بھی دیا تھا۔ مگر ناظرین حیران ہونگے [illegible] باوجود کئی بار تحریک کرنے کے کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا جس سے یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ جہاں شیر اسلام موجود ہو وہاں آریہ زبان نہیں ہلا سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ شیر اسلام کے نام سے آریہ بید بے ڈر کے مانند کانپتے اور ڈرتے ہیں کہ کہیں شیر لپادہ نہ کر جائے۔ مقابلہ و مجادلہ تو کارے دارد۔ بادی النظر میں تمام آریہ اس جلسہ سے خوش تھے بلکہ بعض معزز آریہ صاحبان مولانا صاحب شیر اسلام کے اشتیاق دیدار میں فرودگاہ پر بھی تشریف لائے تھے۔ مقامی لحاظ سے بانیان جلسہ کو ظاہری زیب و زینت بھی اچھی دی تھی۔ مقام جلسہ کسی قدر بلندی پر ایک پُر فضا میدان ہونے کے علاوہ مقام عبرت بھی تھا۔ دائیں بائیں جس طرف نگاہ پڑتی تھی ٹوٹے پھوٹے مکانات کھنڈرات عجیب عبرت انگیز تھے۔ میرے خیال میں ایک انا و عقلمند کے واسطے وہ مقام بھی ایک بہت بڑا واعظ اتالیق اور سبق آموز ہے۔ خود بخود زبان سے نکلتا تھا ؎

ابھی اس راہ سے گذرا ہے کوئی + کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

قصہ مختصر قصبہ کی حالت دیکھتے ہوئے جلسہ بہت عمدہ اور اعلیٰ پیمانہ پر بحسن و خوبی اختتام کو پہنچا۔ کسی کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملا۔ علاوہ امرتسری کا نام نامی سنکر قرب و جوار کے بہت سے حضرات تشریف لائے تھے جو سب خوشی خوشی واپس گئے۔

حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ وہ طائیواں والوں کو اس جلسہ کو دائم قائم رکھے۔ اہل قصبہ نیز قرب و جوار کے باشندگان کو بھی اس کے برکات سے مستفیض کرے اور عمل کی توفیق دے۔ بانیان جلسہ کو اجر عظیم عطا کرے۔ نیز انکی ہمت و استقلال میں قوت و برکت دے تاکہ وہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ تزک و احتشام سے جلسہ کو منعقد کریں آمین۔

۱۹ تاریخ کو بعد اختتام جلسہ شیر اسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اور مولوی فیض الحسن صاحب نیز یہ ناچیز اور دیگر حضرات اہل ہردوئی مادھوگنج پہونچے۔ حسب خواہش اہالیان مادھوگنج شیر اسلام نے یہاں ایک مختصر مگر جامع وعظ کہا۔

پھر یہاں سے حسب خواہش و تمنا اہل ہردوئی کے مولانا صاحب ۳ بجے ہردوئی پہونچے۔ قبل از مغرب مولانا صاحب نے اراکین انجمن اسلامیہ سے ملکر انجمن کی حالت پر افسوس ظاہر کیا اور فہمائش کی کہ دیکھو اس انجمن کا ٹوٹنا باعث ہتک اور تضحیک ہے ہمت اور استقلال سے کام کرنا چاہئے۔ بعد مغرب احاطہ جامع مسجد میں مولانا صاحب شیر اسلام کا ایک نہایت شاندار اور پُر لطف وعظ توحید باری تعالیٰ پر ہوا۔ جو بات زبان سے نکلتی تھی وہ آیات قرآنی سے مدلل و مبرہن ہوتی تھی۔ میرے خیال میں مولانا نے شاید ہی کوئی بات ایسی کہی ہو جس پر آیت قرآنی سے استدلال نہ ہو درحقیقت مولانا صاحب کے وعظ میں یہ ایک خاص صفت ہے جو اکثر واعظین کو نصیب نہیں۔ اثنائے وعظ میں کئی مواقع پر آریوں سے بھی روئے سخن رہا۔ ڈاکٹر کیشو نند دت صاحب[1] خلف مسافر آگرہ بھی مع دیگر آریوں کے جلسۂ وعظ میں فروکش تھے مگر کیا مجال تھی کہ مولانا کے روبرو چوں کرتے۔ الحاصل مولانا صاحب مع مولوی فیض الحسن صاحب کے ایک شب ہردوئی میں قیام کرکے ۲۰ تاریخ کو بریلی روانہ ہوگئے وہاں کے حالات مجھ کو معلوم نہیں العلم عند اللہ۔

آخر میں ناچیز اپنے ضلع کے دیگر قصبات شاہ آباد۔ سنڈیلہ۔ بلگرام۔ سانڈی

[1] شاید انہی مہاشہ جی نے مسافر آگرہ میں مولانا کی تقریر کی رپورٹ چھپوائی تھی کہ آپ نے وعظ میں کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ناچیز بندہ تھا۔ معاذ اللہ استغفر اللہ۔ ان لوگوں کی عقل پر پتھر۔ ایسے مضامین چھپواتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مسلمانوں کے جلسہ میں کوئی شخص ایسی تقریر کرکے صحیح سلامت بچکر جا سکتا ہے۔ مسلمان کسی مسلمان واعظ سے ایسی تقریر سن سکتے ہیں؟ کہ حضرت فخر آدم افتخار دو عالم فداہ ابی و امی ایک ناچیز بندے تھے۔ نہیں معلوم ایسے سفید جھوٹ کی سزا [illegible]

ahmadimuslim.de

ویرہ کے عام و خاص مسلمانوں سے مستدعی ہے کہ وہ بھی بیدار ہو کر اپنے اپنے قصبات میں ایسے اسلامیہ جلسہ قائم کریں۔ اب غفلت کا موقع نہیں ہے۔ سونے کا وقت گذر گیا۔ ناچیز اپنے وطنی دوستوں (شاہ آبادیوں) سے خصوصیت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ ضرور رفتار زمانہ سے سبق حاصل کریں۔ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ وقت کیا کہہ رہا ہے۔ جبکہ حضرات شاہ آباد پر بہت بڑا افسوس ہے کہ انہوں نے نہایت جوش و خروش سے انجمن قائم کی بلکہ ایک سال جلسہ بھی کیا جسمیں شاہ سلیمان جیسے قدسی نفس شریک تھے۔ پھر معلوم اس انجمن و جلسہ کو کس تہ خانہ میں بند کر دیا کہ آج تک کچھ پتہ ہی نہیں ملتا۔ افسوس اس قدر غفلت۔ خدا رحم کرے۔ آمین۔

اراکین انجمن اسلامیہ ہردوئی سے بھی دست بستہ عرض ہے کہ وہ بھی دلچسپی و جانفشانی سے کام لیں۔ سستی اور سہل انگاری خوب نہیں۔ خدا کیواسطے انجمن کو دفنانے کا ارادہ نہ کریں۔ ہمت و استقلال سے کوشش کئے جائیں ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد * اگر خارے بود گلدستہ گردد

کیا اب جبکہ مخالفین اسلام ہر طرح سے اسلام کے ڈھانے کی فکریں کر رہے ہیں۔ ہم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ اشاعت تو درکنار اسکی حفاظت کے وسائل قائم رکھیں افسوس ہے۔ ہماری حالت پر کہ ہم ادنیٰ ادنیٰ عہدہ داروں کیواسطے تو ہر ایک کی خوشامد کرتے ہیں طرح طرح سے باتیں بنا کر ہر ایک کو اپنی تائید پر آمادہ کریں لیکن اشاعت و حفاظت اسلام کو جہالت سے تعبیر کریں۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے تف ہو ایسی زندگی پر لعنت ہے ایسے دعوے مسلمانی پر۔ کیا اچھا ہوتا کہ ضلع ہردوئی میں جسقدر انجمنیں قائم ہوتیں وہ ہردوئی کی انجمن کو اپنا مرکز قرار دیتیں اور ہردوئی کی انجمن۔ دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام سے رشتۂ الفت قائم کرتی۔ اے خدائے ذوالجلال! ہماری آرزوؤں کو پورا کر۔ بندگان اسلام کی ہمتوں میں برکت دے کہ اسلام کی خاطر کمربستہ ہو جائیں۔ فقط

ناچیز ابوالفاروق احمد اللہ غفرلہ از ہردوئی

سالنامہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ

اڈیٹر صاحب مہربانی فرما کر اپنے اخبار کو ناظرین کی آگاہی اور اطلاع کی غرض سے سطور ذیل کو درج اخبار فرما کر ممنون احسان فرماویں۔ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال گذشتہ چھپکر تیار ہو گئی ہے جن صاحبوں کو قومی معاملات سے دلچسپی ہو اور مسلمانوں کے مسئلہ تعلیم اور خاصکر مذہبی علوم سے انکو خاص تعلق اور لگاؤ ہے وہ ضرور اسکو ملاحظہ سے محظوظ ہونگے۔ اگر آپکا دل چاہتا ہو کہ مرکز اسلام میں قوم کے چند دردمند دل اور پریشان دماغ کس دھن میں لگے ہوئے ہیں اور انکی تمام کوششوں اور خیالات سے آپ آگاہ ہوں تو ایک کارڈ پر اپنا پورا پتہ لکھکر کیرانہ ضلع مظفرنگر کے پتہ پر مہتمم مدرسہ سے مدرسہ کی رپورٹ طلب کیجئے۔ مدرسہ کا مہتمم اس وقت ہندوستان میں بعض ایسے ہی کاموں کی غرض سے آیا ہوا ہے۔ اور وہ خود اس سال مدرسہ کی رپورٹ شائع کریگا۔ رپورٹ مفت ہی نہیں بلکہ پیڈ روانہ کیجاتی ہے والسلام مع الاکرام

دستخط

(محمد سعید غفرلہ) مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا وتکریما وارد حال کیرانہ ضلع مظفرنگر *

غریب فنڈ

کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ سائل یا تو از خود ۸ر سالبھر کیلئے دیوے یا کم از کم ایک خریدار پوری قیمت کا سالبھر کیلئے بنادے۔ تاہم بعض سائل صرف درخواست بھیجکر زور ڈالتے ہیں وہ اتنا تو سوچیں کہ سرکاری بیت المال بھی سب کیلئے متحمل نہیں ہو سکتا تو اہلحدیث کے بیت المال میں اتنی گنجائش کہاں ہے کہ ہر ایک سائل کے سوال کو پورا کر سکے؟ علی ہذا القیاس بعض سائل ۸ر بھیجکر زور ڈالتے ہیں کہ بس ابھی ہمارا نام جاری ہو وہ بھی اتنا یاد رکھیں کہ ۸ر ان سے لیکر اخبار اسی وقت انکو نام جاری ہوگا جب فنڈ میں گنجائش ہوگی یہ نہیں کہ ۸ر وصول کرکے دفتر پر لازم ہو جاتا ہے کہ بس بلا انتظار وصول رقم کے اخبار جاری کردے۔ پس سائلین ان اصول کو ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھیں۔

فنڈ میں حسب ذیل امداد وصول ہوئی۔

مولانا شاہ عین الحق صاحب پھلواروی ... ۸ر

رحمت اللہ صاحب طالب العلم داتہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ نوشہرہ (دو سال) ۸ر

محمد فرخ حسین صاحب از گیا (دو سال) ... ۸ر

متفرقہ فنڈ ... ۱۳ر

بقایا سابقہ ... [illegible]

میزان ... [illegible]

ایک اخبار بسفارش جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب بنام مولوی محمد جمیل صاحب موضع بہنیر ضلع ... ڈاکخانہ [illegible] جاری کیا گیا)

معذرت:- کاتب کی غلطی سے فتویٰ درج نہیں ہو سکا۔ کاتب

انتخاب الاخبار

منشی فتح اللہ صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ چنگی ہردوئی ایک مقدمہ میں مبتلا ہیں۔ ناظرین سے دعاء خیر کی استدعا ہے (احمد اللہ از ہردوئی)

قاضی عبد اللطیف صاحب اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ لنڈن کی ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب میں ہونا بارش خاطر خواہ ہوگئی ہے۔

موضع مئو ضلع اعظم گڈھ میں مسلمانوں کے دو فرقوں (مقلد و اہلحدیث) میں سخت فساد ہو رہا ہے۔ خدا جانے ان مسلمانوں کو کب سمجھ آئیگی۔ اعظم گڈھ کی انجمن اصلاح المسلمین کا پہلا فرض ہے کہ اس فساد کی اصلاح کرکے اپنے نام کی تصدیق کرائے۔

بمبئی میں مسٹر تلک کے مقدمہ پر فساد کے خطرے سے فوج کو بلوایا گیا تاکہ امن قائم رہے۔ (مسٹر تلک کی عظمت کا ثبوت ہے) +

لاہور میں بھی خانہ تلاشی شروع ہوگئی ہے (وجہ نامعلوم) +

خودی رام بوس بم ساز کا اپیل ہائی کورٹ کلکتہ نے نامنظور کیا۔ سزا پھانسی کا حکم بحال رکھا۔ ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ خودی رام بچہ نہیں ہے۔ نہ دوسروں کے ہاتھ میں محض ایک آلہ تھا۔ بلکہ اس نے دانستہ ارتکاب جرم کیا +

سکھر کے ہندو بیوپاری ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے جزیرہ کوانی سے جو دریا میں واقع ہے واپس آ رہے تھے یکایک شدت ہوا سے کشتی الٹ گئی ۶۰ سے زیادہ مرد عورت اور بچے ڈوب گئے +

الٰہی بخش ولد دین محمد قوم راجپوت ساکن حصار کو پنجاب گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے ۵ روپے ماہوار کی خاص پنشن عطا کی۔ الٰہی بخش نے اپنے باپ کے ساتھ غدر ۱۸۵۷ء میں دو یورپین لوگوں کی جان بچائی۔

خبر ہے کہ ہز ہائنیس بیگم صاحبہ بھوپال اردو زبان میں اپنی سوانح عمری خود لکھ رہی ہیں اس سوانح عمری کے اُس حصہ کا کہ جس میں سفر حرمین شریفین کا حال درج ہے میجر بیلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں۔

لاہور کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ہیڈ کلرک مسٹر ڈی آر سی اور محرر محمد دین کو کئی لوگوں نے رشوت دینی چاہی مگر ان دونوں نے رشوت نہ لی بلکہ رشوت دینے والوں کو گرفتار کرا دیا۔ اس کام سے خوش ہو کر گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر ڈی۔ آر سی کو ۲۰۰ روپے اور مسٹر محمد دین کو ۱۲۰ روپے بطور انعام عطا کئے +

تبریز میں برابر کشت و خون جاری ہے۔ روسی کانسل سے وہاں ایرانیوں کو سخت نفرت ہوگئی ہے۔ روسی کانسل کے مکان پر اور بازاروں میں اشتہار چسپاں کئے گئے ہیں جن میں روسی کانسل کو بدنیت اور سخت وحشت لکھا ہے +

مقدونیہ کی ترکی فوج میں بغاوت کے آثار نمایاں ہیں ایک افسر نے مناستر میں شمسی پاشا کمانڈنگ مناستر کو قتل کر ڈالا۔ ایک قومی وعظ کو قسطنطنیہ طلب کیا گیا تاکہ وہ اس بد انتظامی کی رپورٹ کرے ایک اور افسر نے اسکو سالونیکا میں قتل کر دیا +

بابعالی نے مقدونیہ کی فوج کی سرکشی پر لحاظ کرکے ایشا کوچک میں فوج ردیف کی ۲۸ پلٹنیں جمع ہونیکا حکم دیا ہے۔ اور دول عظام کو مطلع کر دیا ہے کہ یونان۔ بلغاریہ اور سرویہ کی گورنمنٹوں کو تاکید کر دیں کہ وہ اپنی اپنی رعایا کے مسلح دستوں کو ترکی علاقہ میں داخل ہونے سے باز رکھیں۔ نوجوان ترکی پارٹی اس غدر کی محرک سمجھی جاتی ہے +

مراکو میں مولا حفیظ کا اقتدار روزانہ بڑھ رہا ہے۔ اب وہ پچاس ہزار فوج میدان میں لا سکتا ہے۔ سلطان عبد العزیز کا اقتدار کم ہو اُس کے پاس صرف ۲ ہزار فوج ہے +

علی پور پولیس کورٹ نے مسٹر گوسائیں کو جو گواہ قرار دیکر یہ شرط کر دی تھی کہ اگر وہ تمام حالات راست راست بیان کر دیگا تو جرم سے مستثنےٰ کر کے رہا کر دیا جائیگا۔ مگر مقدمہ کے اختتام تک اسکو حراست میں دوسرے ملزموں کے ساتھ رہنا پڑیگا۔ جس وقت تبدیلی عدالت سے ہٹا دئے گئے اسی وقت گواہ کے خلاف ثبوت پیش کیا جانا شروع ہوگیا اور پولیس نے ایک خاص جرم میں دھر لیا۔ کہتے ہیں کہ اسکا باپ جو زمیندار ہے اُس نے بھی اسے عاق کر دیا ہے اور اس کیمیا سلی اس انجام کی پیشگوئی جو غداروں اور غارتگروں کا ہوتا ہے کر دی ہے +

یہ افواہ مشہور ہے کہ بنگالہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر گرمی کے بعد بھی دارجلنگ سے واپس نہ آئیں گے اور کمشنر کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ستمبر میں منعقد ہوگا +

یکم اپریل سے اب تک گورنمنٹ کو محال انیون سے تخمینہ کی نسبت پونے چار کروڑ روپیہ سے زیادہ وصول ہوا ہے (فلسفہ آور اشیا کیوں بند ہوں) +

(کیا اس سوانح عمری میں والدہ کی مرحومہ کی خفگی اور خفگی کے اسباب کا بھی ذکر ہوگا)

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو آپکو ملاحظہ اور مطالعہ سے ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ کہ تفسیر پنجاب و ہندوستان بھر میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ اس تفسیر کے کالم دو ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدوشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک سابق درسہ ہے جس میں کئی ایک نئے برودست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جنہیں پانچ جلدیں سردست تیار ہیں اور چھٹی جلد چھپ رہی ہے

جلد اوّل سورہ فاتحہ و بقر قیمت ع

جلد دوم سورہ آل عمران و نساء ” ۱۲

جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف قیمت ۱۲

جلد چہارم سورہ نحل تک قیمت ۱۲

جلد پنجم سورہ فرقان تک قیمت ۱۲

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت ۲ع

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائی کورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال و انگلستان کے فیصلہ جات بحق اہلحدیث۔ قیمت ۲ر

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب؛

حق پرکاش

آریوں کے گرد اور مہا کتاب ستیارتھ پرکاش

اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب قیمت ۱۲ر

ترک اسلام

مباحثہ دہرم پال نو آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۲ر

تغلیب الاسلام مکمل

بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (نو آریہ دھرم پال) نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔

جلد اوّل قیمت ۵ر جلد دوم ۶ر جلد سوم ۵ر جلد چہارم ۵ر

چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت عمر

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مباحثہ جو ۱۷ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مابین اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے ہوا تھا قیمت ۲ر

ادب العرب

صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان اصحاب بلا مدد استاد مطالعہ سے سکیں اور کامیاب ہو سکیں۔ نامی گرامی علماء کا پسندیدہ قیمت ۶ر

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارت ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اس کا خلاف کرتے تھے۔ آریہ مباحثات کے متعلق معلومات کا بے نظیر ذخیرہ قیمت ۳ر

مباحثہ دیودیا

مقام دیودیہ ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماجیوں کے مابین ہوا تھا۔ قیمت ۸ر

تقابل ثلاثہ

توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن مجید کی فضیلت۔ قیمت عمر

اہلحدیث کا مذہب

فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ قیمت ۲ر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

اہلحدیثوں کے مذہب کے مطابق نماز کا مفصل ثبوت اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں قیمت ۴ر

السلام علیکم

اسلامی سلام کے احکام اور دیگر مذاہب کے سلاموں سے مقابلہ۔ آریوں کے متعلق خاص نوٹ قیمت ۲ر

حقوق الزوجین

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

حدوث وید:۔ ویدکی قدامت کا ابطال ویدسے قیمت ۱ر

المشتہر

مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

حسب الارشاد جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de